بهمین گلشن آرای احباب و رنگین فرمای گل و ریحان

حسب فرمایش جناب شیخ عبد العزیز صاحب خلف جناب حاجی شیخ رجب علی صاحب مد ظله

عروض فضا

مع

قواعد قافیه

از تصنیفات صاحب فن جناب منشی گوبند پرشاد صاحب متخلص به فضا

در مطبع منشی مصطفی صاحب عالی مسمی بگلشن محمدی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا و حمد ہی موزوں اوسی خدا کیلیے
کہ جسنے مصرع انسان کے چار رکن کیے

اوسی نے بحر جہاں کو کیا زبس بسیط
اوسیکی قدرت کامل ہوئی ہی وسیع محیط

گناہ لاکھ اگر ہوں مدید یا کہ جدید
قریب رحمت وافر سے ہوں تو سب ہیں سعید

بیان حمد طویل اور اپنی عقل ضعیف
بیان نعت کرا بہی فصاحت زار و نحیف

فدا ہوں نام رسول خدا کا سو جانسے
کیا ہی جسنے کہ ماہر عروض ایمان ہے

زمین چار جہت میں ہوا وہ صدر نشین
بنا ہی قصر نبوت کا ہے وہ رکن رکین

ہزار جان سے قربان آل پاک ہوں میں
فتادہ راہ عقیدت میں مثل خاک ہوں میں

بجا ہیں وصف سب اصحاب با صفا کیلیے
وہ چار رکن ہیں گویا کہ بیت ایمان کے

مدد سے انکی نہیں کچھ عجب یہ اپنا قلم
قواعد اس فن اشعار کے کرے جو رقم

جو ابتدا میں ہوا انکو شاعری کا خیال
تو اوستاد تھے منشی جناب بیدو لال

Allama Iqbal Library
46555
J. & K. UNIVERSITY LIB.
Acc No 46555
2-7-63
RO

مثال ملفوظ غیر مکتوب

چمن وتد ہوا مجموع سن لے ای غمخوار
اور اب وتد جو ہے مفروق وہ بھی تجھسے کہوں
مثال لاالہ ہے اور زالہ ہی جہان دولت
ہے تیسرا وتد کثرت ای خجستہ خو
مثال اوسکی جہان ور نہان ہے سن یار
سن اب تے فاصلے بھی جو ہین تجکو دو ہین بتا
چہار حرفی جو ہو لفظ جیسے ہی ستمے
ہو پہلے تین کو تحریک چوتہا ہو ساکن
جو پنج حرفی ہین ہے پہلے چار کو تحریک
تو وہی فاصلہ کبریٰ ہے سن لے میرے آخر
مرکب انسے ہین او نیس بحرین ای غمخوار
ہزج رجز رمل و منسرح مضارع ہو
تقارب متدارک بسیط اور مدید
تو کر طویل و خفیف او منین یار او شمار
بسیط و وافر و کامل مدید اور طویل
جدید اور قریب و مشاکل ای دلدار
سنو اب آگے کہ تقطیع شعر بھی ہے ضرور
وہ کیا ہے رکن سے الفاظ وزن تم کر لو
حروف بعضی ہین ملفوظ غیر مکتوبے

اور اسکو کہتے ہین مقرون بھی بعضے اہل ادا
کہ پہلے پیچھے ہو تحریک بیچ مین ہو سکون
کہ ہے سے اسکے بھی ما قبل کو ہوئی حرکت
کہ پہلے دو متحرک پھر آئین ساکن دو
یہ کام آینگی گر یاد رکھے ای غمخوار
کہ اوسمین ایک ہے صغریٰ تو دوسرا کبریٰ
مثال اوسکی سنو مجھسے دوسری لگے
تو میری جان تو اوس فاصلے کو صغریٰ گن
ہو حرف پنجمین آخر کا ساکن اوسمین شریک
جو بحر مین نہ مثال آنی چاہیے لکھی
کرون مین نام سبان اونکی تو بھی کر لے شمار
سریع و مقتضب و مجتث ای خجستہ پی
قریب و وافر و کامل مشاکل اور جدید
جو یاد رکھی تو سب شاعر ہمین ہین درکار
یہ فارسی مین نہین پانچ ہین عرب کی طویل
عرب مین شعرا ان تین مین کہین نہار
تمیز اسکا بھی ہے شاعرو ہمین ضرور
کہ سمجھو وزن یہ فعلن کے لفظ ہمانشق کو
بیان تمسے کرون اب مثال مین آ کے

مثال مکتوب غیر ملفوظ

وہ ایک لفظ ہای مین زبید لی مین جو یا
کہ بولنے مین نہین پر اوسکا فرض ہے لکھنا
تو مین سکے نون کو تحریک ہوگی جای سکون
اور ایک واو جو سقط ہو تین صورت

ضرورۃً سے نون کا بھی ہو بعد حرف مدہ
یہ نون بھی آئیگا تقطیع مین نہین یارو
حروف مدکی جو آخر مین آئین ساکن جو
مثال اوسکی بھی مجھسے سن ابی باہند اقبال
سنو اب آگے کہ اک بیت مین ہین مصرع دو
ہی رکن مصرع اول کا اول اسی خوشنو
جو رکن مصرع اول کا آخری ہے یا
سمجھ لے دوسرے مصرع کے رکن اول کو
اخیر رکن جو ہی اوسکا ضرب عجز کہو
اور اسمین رکن ہین سالم بھی غیر سالم ہین
وہ آٹھ رکن جو پہلے ہی لکھدیے بالا
تو رکن سالم اوسی رکن اصل کو سمجھو
کہ رکن اصل مین ہو نے اگر کمی بیشی
جو رکن اصل ہزج کا ہی اک مفاعیلن
الف زیادہ کرو تو ہوا مفاعیلان
اور اصطلاح مین کہتے ہین اسے کو زحاف
زحاف جمع ہوئی لفظ زحف کی یارو
عروضیو نمین اسی جمع بولتے ہین سب
زحاف ہی جو کسی رکن مین کہین آیا

کہے جیسے چون مین ہے اور جان مین دین مین یارو
کہ چون کہنم کا ذرا وزن فاعلن سمجھو
تو پہلا ہو متحرک اخیر ساقط ہو
کہ ریخت و بیخت ہوا و ہو خت ساخت اسکے مثال
جو اونکی رکھو نکے ہین نام اونکو بھی سن لو
یہ یاد رکھو تو کہ سب صدر کہتے ہین اوسکو
عروض نام ہے اوس رکن کا سن ابو العلا
کہ ابتدا بھی ہے مطلع بھی نام اوسکا شنو
جو بیچ دو نون کے ہین رکن حشو اونکو لکھو
بیان اونکا بھی کرتا ہون مین تو تمسے مین
تغیر اونمین اگر ہو نہ کچھ کہین اصلا
کرون بیان مین اب رکن غیر سالم کو
تو غیر سالم اوسی رکن کو کہینگے اخی
کمی و بیشی اسمین سمجھ لین اہل سخن
جو کم ہو نون تو مفاعیل رہگیا ایجان
ہر ایک بحر مین صورت ہی یہ مروج صاف
کہ معنی جسکے خطا تیر کی نشانہ سی ہو
بیان نام زحاف آگے اب ہوا مطلب
اوسی زحاف سے منسوب نام بحر ہوا

بیان زحافات

اضمار

سکون ثانی ہو متفاعلن مین ہے اضمار
اور اوسکا بحر مین مستفعلن ہو جائیگا

خبن

جو حرف دوسرا اسقاط رکن مین ہیگا

قبض

کف

عصب

عقل

ولیک بحر رمل سے ہی فاعلاتن مین
جو آیا تن سبب آخر کا اوس سے دور کرین
علاوہ تیرے رہا آیا الف کو اوس سے گرائین
جو فاعلا اوس سے رہے فعلن اوسکا بدلا لائین

حذف

وتد علن جو ہی مستفعلن مین ای دلدار
حذف سے قاعدے سے دور کر اوسے مجموع ار
جو مستف اوس سے رہے فعلن اوسکا بدلا

مثال دوسری متفاعلن سے ہو متفا
تو اوسکا بدلے بتحریک عین ہو فعلن
سمجھ کے حذف ذرا یا در کہین اہل سخن

صلم

سمجھ لے قاعدہ صلم ہی جو مفعولات
وتد جو لات ہی مفروق ای ستودہ صفات
وہ دور کر تے اور او سجا رہا جو مفعو
تو قائم اوسکی عوض کر کو وا نہ فعلن

خرم

یہ خرم ہی کہ مفاعیلن اب جو کر تو خیال	وتد جو پہلے ہی مجموع اوس سے میم نکال
رہا جو باقی وہ فاعیلن اب مجھسے سن	کہ اوسکے بدلے مین اوسجا رہیگا مفعولن

حذف

سبب اخیر کا ہو حذف از مفاعیلن	بدل مفاعی کا لائین فعولن اہل سخن
جو فاعلا ہو کسی جا یہ فاعلاتن سے	تو اوسکے بدلے مین قائم ہو فاعلن آکے
یہ فاعلن بھی جو مجتث سل مین مخبون	رہیگا وان فعلن کسر عین سے مقرون

قطف

یہ ہوگا قطف اگر عصب و حذف ہون یکجا	سمجھ مفاعلتن سے مثال اوسکی ذرا
جو طرز عصب سے تحریک لام ساکن ہو	تو پھر وہان یہ مفاعلتن آئے ای خوشخو
پھر اوسکو حذف جو کیجیے تو تن بھی جائیگا	رہیگا وانپہ مفاعل فعولن آئے بدل

قصر

ہر ایک رکن کے آخر جو حرف ہو ساکن	جو گر کے ساقط اوس سے پھر تو قطر وسکو گن
مثال اوسکی فعولن سے گر فعول ہو آیا	تو اوسمین لام کو ساکن بھی کہہ تو انکی لدا

قطع

وتد اگر یہ ہو مجموع رکن آخر مین	تو قطع اوسکو جو اسقاط ساکن آ کہین
ولیکن اوسکے ہو ماقبل کو بسکون بدل	مثال اوسکی ہی مستفعلن سے مستفعل
اور اوسکے بدلے مین مفعولن آئی اسکو سن	جو فاعلن سے ہو فاعل بدل ہو با فعلن
جہان کہین کہ ہو متفاعلن سے متفاعل	تو اوسکی جا فعلاتن ہلے کامل

وقف

کسف

رہا جو باقی مفعو اور وتد ہی یہ مجموع
بحجب و خرم مفاعیلن آگے بتر جو ہو
پھر اوس سے میم کرے خرم دور فا رکھی

ہے پھر اوسمین سے فع اور وہ ہو مقطوع
سبب جو دو نون گرے جب ہے تو مفا رکھو
اور اوسکی جا پہ بدل اوسکا فع ہی آگئی

ثلم

جو ثلم چاہے فعولن سی رکھہ تو عولن کو
اور اوسکے بدلے مین فعلن کو لاتو اسی جو شیخو

ثرم

ثرم ہی گر ہو فعولن مین قبض و ثلم اک جا
جو قبض کیجے رہیگا فعول ثلم سی عول
مثال اوسکی یہ ہی آپ مجھسے سنیے ذرا
پھر اوسکے بدلی مین فعل آئیگا سن اے مقبول

شتر

شتر یہ ہی کہ جو ہو قبض و خرم ایک ہی سات
جو قبض کیجیے اوسکے مفاعلن آیا
مثال اوسکی مفاعیلن آفی نیک صفات
پھر اوسکو خرم جو کیجے تو فاعلن ہی ہے

خرب

یہ خرب ہی کہ اگر کف و خرم ہون یکجا
وہ کف سی ہو مفاعیل خرم سی فاعیل
ولیک لام کو ضمہ رہیگا اے خوش خو
مثال اوسکی مفاعیلن آفی سمجھو ذرا
پھر آپ اوسکو بھی مفعول سی کرین تبدیل
سمجھ لے خوب اولمین اوسکے قاعدہ ہی کو

عضب

یہ عضب ہی کہ جو ہو رکن اک مفاعلتن
رہیگا فاعلتن اوسجگہ یہ ای عمخوار
جو حرف میم ہی پہلے گرائین اہل سخن
عوض مین مفتعلن و ان ہیگا ای دلدار

قصم

رہا جو باقی مفاعی پھر اوسکو قصم بھی کراوسمین
سبب جو اوسمین ہے آخر کو لین حذف ہوا
مثال اوسکی مفاعیلن آفی اوسکو جو قصم ہون یکجا تو قصم ... جو حذف
تو جب ہا ثلم ... ہ کہ مفا سے فعل ہوشن یہ سمجھ
سبب خفیف گرین دو نون ازمفاعلتن

عقص

... مفاعلتن ... اور مفاعلتن ... مفعول ...

رفع

سمجھ لے رفع کو بھی درمیان مفعولات
سبب خفیف جو پہلے ہی اوسکو وہ حذف
کرا دو سکو دور تو عولات رہگیا اوسجا
پھر اوسکو بدلی مین مفعول آئیگا اوسجا
جو رفع چاہو تو مستفعلن مین بھی کردو
جو فعلن ہی پھر فاعلن عوض سمجھو

ہزج محذوف گر ہووے تو یہ سن	مفاعیلن مفاعیلن فعولن
مقبوض و ہزج ہوا خرب اب تو سن	مفعول مفاعلن مفاعیلن
ہزج کف بھی اور قصر کی تمثیل	مفاعیل مفاعیل مفاعیل
ہزج کف بھی اور حذف تو یہ سن	مفاعیل مفاعیل فعولن
خرب ہے ہزج میں قبض بھی قصر	مفعول مفاعلن مفاعیل
اخرم اشتر ہزج یہ تو سن	مفعولن فاعلن فعولن

بیان بحر رجز مثمن

یہہ اصل ہی بحر رجز ایجان من مجھسے سن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
بحر رجز سن ہو زبانی یہ مزال انجان	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
ہی یہ رجز مطوی اگر یون تقطیع کہو سن سخن	مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن
بحر رجز اصطلاح طی سے ہو خبن ہی سخن	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
یہ بہ مجھسے سن نیا یہ مجھسے سن اب تو سخن	مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن

زحافات رجز مسدس

سن لے مسدس یہ رجز کہہ یہ سخن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن
سن لے رجز مطوی مسدس یہ سخن	مفتعلن مفتعلن مفتعلن
یہ خبن ہی مسدس اب رجز یہ سن	مفاعلن مفاعلن مفاعلن

بیان بحر رمل مثمن

سن تو مجھسے یہ رمل ہی جسکی اصل اب یہ سخن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
رمل ایجان مثمن ہی مخبون تو یہ تو سن	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

رمل مسدس

یہ رمل اب مجھسے مسدس یاد رکھہ سن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ہے رمل مقصور سن یکدست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

ہی رمل حذف اور مسدس یہ سخن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

خبن و حذف آؤ مسدس یہ سن
فاعلاتن فعلاتن فعلن

خبن و قطع اب جو رمل آوے تو سن
فاعلاتن فعلاتن فعلن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

عین ساکن جو ہو فعلن کا سبغ کر جان
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بیان بحر منسرح

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات

بیان بحر مضارع

بیان بحر مقتضب

ہزج سے اور رجز اور رمل سے ہو ماہر
اور اختلاف کی معنی لغت مین ہین ہیر پھیر
چنانچہ اصل ہزج ہی جو اک مفاعیلن
اور اک رمل سے جو ہی فاعلاتن اے خوش خو
وتد جو ایک ہو مجموع دو خفیف سبب
وتد جو پہلے ہے اسکا مفا تو کہہ پہلے
یہ چار بار مفاعیلن اے خجستہ خصال
یہ دو سبب جو ہین عیلن انہین کہے پہلے
تو وزن پر ہو یہ مستفعلن کے اے دلبر
پھر ایک جو سبب آخری ہی اول کر
تو فاعلاتن اوسی وزن پر ہو رکن رمل

کہ ہو گئے مختلف دائرہ سے ظاہر
وہ کیا کہ ایک جگہہ سے جو دوسری جا ہو
اور اک رجز سے جو مستفعلن ہی نک سخن
جو اختلاف ہین انمین سمجھ بطرز نکو
بتاؤن اسکی مین تفریق تجھسے جو ہی اب
سبب جو دو ہین عیلن تو بعد اسکے کہے
جو تو کہے تو ہزج اصل ہو گئی فی الحال
مفا کو بعد تو عیلن مفا بنا کے کہے
سمجھ لے خوب درا یہ رجز ہوے آکر
کہ لن مفاعی او سے کہہ تو اے نکو اختر
یہ بحر تیسری بھی اب اوسی سے آئی نکل

در بیان بحر سریع

مفتعلن مفتعلن فاعلن

در بیان بحر مجتث

لغت مین معنی ہین اسکے ز بیخ بر کندن	اور اصل رکن جو ہین اسکے سن وہ دلبر من
اب تم کہو اے مری جان رکن اب یہی سنو تو سن	مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
یہ بحر مجتث مخبون ہمسے دلبر تو سن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
جو خبن و قصر ہی مجتث مین تو کہہ یہ بات	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات
جو رکن ضرب مین فعلن بحرکت عین ہی	تو کہہ تو مجتث مخبون حذف بہر خدا
سکون عین اگر ہے تو خبن و قطع ہوا	ذرا تو یاد بہی اسکو رکہہ اے خجستہ لقا
جو ضرب اوسمین ہی فعلاتن عین کو ہی سکون	تو خبن و قطع مسبغ ہو مصرع موزون
سمجہ کے منسرح مطوی اور بہی موقوف	اور اک مضارع مقصور اور ہو مکفوف
اور ایک مقتضب مطوی مجتث مخبون	یہ ایک دائرہ سے صاف ہوتی ہین بیرون
ہو نام مجتلبہ دائرہ کا اے مری جان	اور ان بحور کے سب یاد رکہہ جو ہین ارکان

در بیان بحر خفیف

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

فعلاتن مفاعلن فعلاتن

فاعلاتن مفاعلن فعلات

در بیان بحر قریب

مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

مفاعیل مفاعیل فاعلات

در بیان بحر مشاکل

فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن

فاعلات مفاعیل مفاعیل

در بیان جدید

این خاطر شوریده بماند بیمار
من پیش درش هردم خوش می آیم
بی دوستیش دمی نمی آسایم
عشر تکده یار ہمے آرایم
گر پیش تو سر زنم بحالم بنگر
سمجھ لے یار ہزج سے یہ باعث ہیں سب

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
مفعول مفاعیلن مفعولن فع
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
بیان قافیہ آگے ہوا ہے منظور اب

در بیان قواعد قافیہ

بجا میں لاتا ہوں اب حمد ایزد منعام
نبی پر آل پر اصحاب پر درود و سلام
بیان قافیے کی بھی ہوں کچھ قواعد اب
وہ لکھوں جو کہ ضروری و مختصر ہوں سب
سمجھ لو قافیہ ہے نام لفظ آخر بیت
کہ لفظ بیت کا جسطرح قافیہ ہے زیست
اور ایک حرف جو آتا ہے قافیے میں روی
اوسکو قافیہ کہتے ہیں بعضے سن لے اخی
جو بعد قافیہ الفاظ آئیں ہمصورت
ردیف کہتے ہیں اوسکو سن اے جوان دولت
مدار قافیہ نو حرف پر ہے سن لے یار
اس ایک بیت سے جامی کی لے سمجھ غمخوار
روی و ردف و گر قید بعد ازاں تاسیس
دخیل دو وصل و خروج و مزید و نائرہ دان
اسکی شرح یہ کرنا ہے مختصر بہتر
حروف جتنے ہیں ہوں بیان انکو یاد رکھ دلبر
جو پہلی ہو متحرک سمجھ اوسے توجیہ
جو اوسکے بعد ہو ساکن وہی ہے سن تشبیہ
کہ جیسے قافیہ گل اور بل کا آئی اخی
تو کاف میم ہے توجیہ لام جان روی
وہ ردف و قید بھی تاسیس اور دخیل جا
روی کے پہلے ہی آتے ہیں یاد رکھ یہ شمار
وہ وصل اور خروج و مزید و نائرہ یار
یہ چار بعد روی آتے ہیں مرے غمخوار

ہی حرف وصل ملے جو روی کے بعد آکے
جو بعد وصل ملے وہ ہی میری جان خروج
اگرچہ قافیہ دیدست اور گزیدست آے
مزید وہ ہی جو آگر خروج سے ہو بہم
ملے جو بعد مزید اوسکو نائرہ تو جان
روی ہی دال تو وصل و خروج سین و تی
گزید و دید مین ساکن جو دو ہی وہ ہی دال
روی وہ حرف سمجہ جسکے حذف کرنے سے
گزید و دید سے جسدم کہ دال ساقط ہو
جو پای وصل گزیدی و دیدی مین لائے
بیان یہ جو ہوا اسکو خوب یاد رکھے
ہی رس و حذو ہی اشباع اور ہی توجیہ
وہ حرف پہلی جو تاسیس کے ہو باحرکت
دخیل کی حرکت ہی بکسر و فتح و ضم
بکسر و ضمہ موافق ہی اور تغافل بھی
ہی حذو ہی حرکت قبل حرف قید کی یار
وہ حرف قبل روی آتا ہی جو باحرکت
بنجا ہے کہ وہ تحریک مختلف ہووے
روی کو ہو حرکت تو ہی اوسکا مجری نام

کہ جیسے یہ سحرے مین ہو قافیہ جو کوئی
پڑہے جو تو سحرم اسمین میم جان خروج
مزید و نائرہ اوس سے بخوبی تو سمجہا ہے
ملا کے میم جو دیدست سے ہو دیدستم
وہ شین ہی کہ جو دیدستمش مین ہے پہچان
مزید و نائرہ ہی میم و شین دست و دوم
روی اوسکو سمجہ یان تو ای خجستہ خصال
جو کلمہ باقی رہے ہوں نہ معنی کچہ اوسکے
گزی و دی رہے ہی معنی تو سمجہ اوسکو
نکال ڈالے تو معنی مین کیا خلل آئے
چہہ آئی ہین حرکت قافیہ مین وہ ہین لے
ہی مجری اور نفاذ اسکی بھی تو سن تشبیہ
بفتح آئے تو رس اوسکو کہہ جوان دولت
جو آتی ہی وہی اشباع کہتے ہین باہم
بفتح خاتم و عالم بہی آ گئے رس لے آخری
کہ کار و بخت کا فتحہ ہی جیسے اے دلدار
اوسیکو کہتے ہین توجیہ اے نکو خصلت
کہ کسر و ضمہ و فتحہ کا بہی خیال رہے
نہ اختلاف ہوا و سمین کبھی میان کلام

قطعہ تاریخ از نتائج طبع [illegible] منشی شنکر دیال صاحب فرحت

جو اختلاف روی آوے اوسکو کہہ اکفا
جو ورود کا خلاف اوسکو کہہ سناد اے یار
سمجھ لی مجھسے جو پوچھے کہ ہی ایطا کیا
خفی وہ ہی کہ جو ہوا اوسمین فرق تھوڑا سا
قصیدے مثنوی مین یہ تو بعض جا ہی روا
وہ کیا ہی جیسے کہ نیکوترا اور زیباتر
جو اسمین کلمہ ہی آخر ترا اور گرامی یار
اور اک شنیدن و گفتن مین نون جو ہی مصدر
اور ایک جو الف و نون جمع ہی ای یار
اور ایک قافیہ خندان کا آوے جو گریان
جو فرد و دوستے مین جیسے یاری تنکیر
غرض جو حرف ہین آخر کے معنی کی تکرار
انہین مثالو نپہ ہوتا ہی اختتام کلام
یہ احتیاط کا تو اعتماد قافیہ لا
کہ کاست و کاشت ہی جسطرح اور زمین زمان
وہ اک خفی ہی اور اک ہی جلی نہین جو روا
گلاب و آب ہی اور جیسے دانا اور بینا
وہ اے جلی نہین جائز کسی جگہ اصلا
اور ایک جیسے فسونگر ستمگر ای دلبر
نکال ڈالو تو پھر قافیہ نہوز نہار
اسے نکالو تو پھر قافیہ کہان دلبر
نہوئی قافیہ یاران و دوستان زنہار
صفت کا بھی الف و نون سے بھی اے جان
اوسی قبیل سے اک یہ بھی نا روا کہلائے
جو آئے اوسکو تو ایطا جلی سمجھ دلدار
زیادہ اس سے ہوا اس مختصر مین کیا انجام

خاتمۃ الطبع

یہ گوبند پرشاد جو ہے فضا
بصد آرزو عرض کرتا ہی اب
مرے مہربان شیخ عبد العزیز
وہ عالی وقار اور ممتاز ہین
ہوا اونکی کد سے یہ نسخہ تمام
بجا لا کے سو جان سے شکر خدا
کرین اہل فن اسکو مقبول سب
جو ہین صاحب علم و عقل و تمیز
وہ بس تاجرون مین سرفراز ہین
تو چھاپا اونھون نے بصد احترام

Jammu & Kashmir University Library.
Accession No. 46555